بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۸ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ | مطبع نمبر ۱

از الفضل اللہ ۔ بید یر تبدیر ، یشاء ، عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۹ صلح ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ۔ ۹ جنوری ۱۹۶۶ء | نمبر ۸

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۸ جنوری ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ

○ کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور سال نو کے آغاز پر ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا ۔ حضور نے سال نو کے آغاز پر جماعت ہائے احمدیہ کے جملہ احباب کو دلی مبارکباد اور دعا دینے کے بعد جماعتی کاموں کی انجام دہی کے سلسلہ میں منصوبہ بندی کی اہمیت پر زور دیا ۔ نیز صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید کے جملہ شعبہ جات کو ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے اپنے شعبہ سے متعلق نئے سال کا ایک پروگرام بنائیں ۔ اور منظوری کے بعد سال کے دوران اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں ۔ حضور کے اس بصیرت افروز خطبہ کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا (انشاء اللہ)

○ ربوہ ۸ جنوری ۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب گزشتہ دنوں تین چار روز بعارضہ بخار بیمار رہے ہیں ۔ گو اب بخار اتر گیا ہے ۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے ۔ احباب جماعت ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

○ برادرم چوہدری محمد اعظم صاحب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا مورخہ ۶ جنوری کو میو ہسپتال لاہور میں معدہ کا اپریشن ہوا ہے ۔ اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے ۔ اپریشن محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے کیا ۔ معدہ میں کئی السر (پھوڑے) تھے جن سے کثیر مقدار میں پانی برآمد ہوا ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

(نصر اللہ خان ناصر جامعہ احمدیہ)

ولادت باسعادت

جماعت میں یہ خبر مسرت سے سنی جائیگی کہ اللہ تعالےٰ نے سیدہ آصفہ صاحبہ بیگم مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کراچی کو مورخہ ۷ جنوری ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک بچی عطا فرمائی ہے ۔ نومولودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی نواسی ہے ۔ ادارہ الفضل ولادت باسعادت کی اس تقریب پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے ۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا

میں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف اسلام ہی ہے جو مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کی خوشخبری دیتا ہے

"میں بنی نوع پر ظلم کروں گا اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں کہ وہ مقام جس کی میں نے یہ تعریفیں کی ہیں اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ کا جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی وہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں اور سچائی کو قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے اور پانے والے تھوڑے ہیں ۔ میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا ۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں ۔ وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے ۔ وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں ۔ وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں ۔ جس کی روح میں سچائی کی طلب ہے وہ اٹھے اور تلاش کرے ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ روحوں میں سچی تلاش پیدا ہو اور دلوں میں سچی پیاس لگ جائے تو لوگ اس طریق کو ڈھونڈیں اور اس راہ کی تلاش میں لگیں مگر یہ راہ کس طریق سے کھلے گی ۔ اور حجاب کس دوا سے اٹھے گا ۔ میں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف اسلام ہی ہے جو اس راہ کی خوشخبری دیتا ہے اور دوسری قومیں تو خدا کے الہام پر مدت سے مہر لگا چکی ہیں ۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۹۴ و صفحہ ۱۹۵)

مسعود احمد پبلشر نے ...

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کیلئے آئندہ پچیس تیس سال نہایت اہم ہیں

کیونکہ

دنیا میں ایک روحانی انقلاب عظیم پیدا ہونے والا ہے

جب کسی قوم پر عظیم نعمتیں نازل ہوں تو اسے عظیم قربانی بھی دینی پڑتی ہے پس ابھی سے اپنے نفسوں کو اس قربانی کے لئے تیار کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ المدثر کی پہلی یہ آیات تلاوت فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا یھا المدثر قم فانذر
وربک فکبر وثیابک فطھر
والرجز فاھجر ولا تمنن
تستکثر ولربک فاصبر

پھر فرمایا:

میرے دل میں

بڑے زور کے ساتھ

یہ ڈالا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ جس مقام پر اس وقت کھڑی ہے۔ اس مقام کے ساتھ سورۃ المدثر کی جو آیات میں نے پڑھی ہیں ان کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اور اس میں ایک اہم پیغام ہے جماعت کے نام۔ میں اس وقت اسے دوستوں کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے میں ان آیات کی مختصر تفسیر بیان کردوں گا۔ تا دوستوں کو خدا تعالیٰ کی اس آواز کو سمجھنے میں آسانی اور سہولت ہو۔

مدثر کے عربی میں یہ معنی ہیں

وہ شخص جس نے وہ کپڑے پہن لئے ہوں جو کام کرنے کے لئے پہنے جاتے ہیں۔ عام طور پر یہ طریق ہے خصوصاً پڑھی لکھی اور تعلیم یافتہ اقوام کا کہ گھر میں وہ کچھ اور قسم کے کپڑے پہنے ہوتے ہیں لیکن جب کام کے لئے باہر نکلتے ہیں تو اور کپڑے پہن لیتے ہیں۔ مثلاً ہمارے ملک میں اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے والے افرادِ خاندان میں یہ طریق جاری ہے۔ کہ باہر نکلتے وقت سر کا لباس اور کوٹ ضرور پہنا جاتا ہے۔ یا مثلاً کارخانوں میں کام کرنے والے کام کی غرض سے ایک خاص قسم کا لباس پہنتے ہیں۔

تو مدثر میں

اسی قسم کا لباس پہننے کی طرف اشارہ ہے

یعنی ایسا شخص جو کام کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اور وہ کپڑے زیبِ تن کرتا ہے جو اس کام کے لئے مناسبِ حال ہوتے ہیں۔ مثلاً فوج اپنی ڈیوٹی پر جاتے وقت فوجی وردی پہنا ہوتی ہے۔ گھر میں اس وردی میں نہیں ہوتے۔ پس یہاں فرمایا اے مدثر! یعنی اے وہ شخص جس نے وہ کپڑے پہن رکھے ہیں جو کام کرنے کے لئے پہنا کرتا ہے۔

المدثر کے یہ معنے بھی ہیں کہ وہ شخص جو

مستعدی کے ساتھ

اپنے گھوڑے کے پاس کھڑا ہے اور حکم کا منتظر ہے۔ کہ کب حکم ملے اور میں چھلانگ لگا کر گھوڑے پر سوار ہو جاؤں۔ اور اس کام میں مشغول ہو جاؤں۔ جس کا مجھے حکم دیا جائے۔

قرآن کریم میں

تمام احکام کے پہلے مخاطب

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں۔ اور پھر امتِ محمدیہ کا ہر فرد اس کا مخاطب ہوتا ہے۔ اسی طرح اس آیت میں بھی سب سے پہلے مخاطب ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔ اس صورت میں المدثر کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ اے وہ شخص جس کو ہم نے پوری طرح تقوے کے لباس میں ملبوس کر دیا ہے۔

لباس التقویٰ ذالک خیر

اور اندر اور باہر تقوے کا لباس زیبِ تن کئے ہوئے ہے اٹھ اور

ہمارے حکم کے مطابق

اس مشن کو پورا کر جو تیرے سپرد کیا جا رہا ہے اور وہ یہ ہے قم فانذر کہ تو مستعدی سے کھڑا ہوجا اور دوام اور ثبات کے ساتھ اپنے مشن میں لگ جا۔ اور لوگوں کو پکار کہ خدا تعالیٰ تمہیں اپنی وحدانیت کی طرف بلاتا ہے۔ خدا تمہیں اپنی شریعت کے قیام کا حکم دیتا ہے۔ خدا کی اس آواز کو غور سے سنو۔ اور اس پر لبیک کہو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کے غضب اور قہر کا مورد بن جاؤ گے۔

پھر فرمایا وربک فکبر کہ اپنے رب کی عظمت اور اس کے جلال کو قائم کر۔

یہی وہ پیغام ہے

جو اسلام دنیا کے لئے لے کر آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی عظمت اور اس کے جلال کو دنیا میں قائم کیا جائے۔

پھر فرمایا وثیابک فطھر۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک ماحول پیدا ہو۔ اور وہ ماحول ہو بھی پاکیزہ۔ وہ ماحول ان لوگوں کا ہو۔ جن کے متعلق خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے رجال یحبون ان یتطھروا یعنی جو جسمانی، اخلاقی اور روحانی گندگی اور نجاست سے بچتے ہیں۔

پس اس کے لئے

ہم تجھے حکم دیتے ہیں

کہ پہلے اپنے ماحول کو صاف کرنے کی کوشش کرو۔ انہیں تبلیغ کرو انہیں اسلام کی طرف بلاؤ۔ ان کے سامنے خدا تعالیٰ کی صفات کو بیان کرو۔ ان کو خدا تعالیٰ کا جلوہ دکھاؤ ان کو بتاؤ کہ تمہارا رب کتنا پیار کرنے والا ہے لیکن اگر تم اس کی طرف متوجہ نہیں ہو گے تو سنو کہ پھر اس کا غضب بھی بڑا خطرناک ہوا کرتا ہے۔ تو وثیابک فطھر میں جسمانی، اخلاقی اور روحانی پاکیزہ ماحول کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

والرجز فاھجر۔ رجز کے معنی گندگی کے بھی ہیں۔ رجز کے معنی عذاب کے بھی ہیں۔ رجز کے معنی شرک کے بھی ہیں۔ فاھجر میں حکم ہے کہ ان سے دور رہو۔ گویا حکم دیا کہ

ہر قسم کی گندگی سے دور

رہو۔ اور ایسا سامان پیدا کرنے کی کوشش کرو کہ دنیا خدا کے عذاب سے محفوظ ہو جائے۔

یعنے ان کو اعمالِ صالحہ کی طرف بلاؤ، انہیں اصلاحِ نفس کی دعوت دو اور کوشش کرو کہ انسانی بتوں کو سجدہ کرنے کی بجائے اپنے پیدا کرنے والے کی طرف جھکے اور اسی کی پرستش کرے۔

پھر فرمایا ولا تمنن تستکثر

منّ کے ایک معنے تو ہیں کاٹ دینے کے دوسرے معنے ہیں احسان کے بوجھ تلے دبا دینے کے۔ تستکثر کہ تا لوگ اس وجہ سے اسلام میں داخل ہوں اور اسلام کو کثرت تعداد نصیب ہو جائے۔

دونوں مذکورہ بالا معنے

یہاں چسپاں ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دنیوی لالچ کے ذریعہ کسی کو اسلام کی طرف مت بلاؤ کیونکہ کسی پر اسلام کا محض لیبل لگ جانا کافی نہیں ہے۔ اسلام کی طرف محض منسوب ہو جانا کافی نہیں ہے جب تک کہ دلوں کے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا نہ ہو جو پاک تبدیلی کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کے دلوں میں دیکھنا چاہتا ہے۔

دوسرے منّ کے معنے قطع کرنے کے ہیں یعنے ان پر مختلف پابندیاں لگا کر یا ظلم سے یا جبر کر کے یا دباؤ ڈال کر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا نہ کرو کہ وہ اپنے کو مجبور پاکر ظاہری طور پر اسلام میں داخل ہو جائیں حالانکہ ان کے دلوں میں اسلام داخل نہ ہوا ہو۔

پھر فرمایا ولربک فاصبر

یعنے اس بات سے مت ڈرو کہ مخالف اپنی مخالفت سے ہمیں ایذاء پہنچا رہے ہیں کیونکہ تمہیں اپنے رب کی خوشنودی کے لئے ہر حالت میں صبر کرنا پڑے گا۔

اس میں شروع دن سے ہی مسلمانوں کو ایک بشارت دی گئی تھی کہ اللہ تعالےٰ تمہارے لئے ایسے سامان پیدا کرے گا کہ باوجود اس وقت انتہائی کمزور ہونے کے تم فاتح ہو جاؤ گے اور بدلہ لینے پر اور انتقام لینے پر اور اگر تم صراطِ مستقیم سے ہٹ جاؤ تو ظلم کرنے پر بھی قادر ہو جاؤ گے لیکن ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تمہیں ظلم کرنا کسی صورت میں روا نہیں۔ بلکہ قدرت رکھتے ہوئے بھی مخالفت کی ایذاء دہی پر تمہیں صبر سے کام لینا ہوگا۔

یہ عام معنے ہیں ان آیات کے!

لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ میں جماعت کو یہ بتاؤں کہ آج ہم جس مقام پر کھڑے ہیں اس مقام کا ان آیات کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ یعنے ان آیات

ایک نہایت اہم نصیحت ہے

جو ہمیں کی گئی ہے اور ہمارے لئے کچھ پیشگوئیاں ہیں جن کی طرف ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے ان آیات میں خدا تعالےٰ ہمیں مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے جماعتِ احمدیہ! جس کی تخم ریزی اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ سے کی تھی جسکے استحکام کے لئے خلافتِ اولیٰ کو کھڑا کیا گیا تھا جس کی تربیت کے لئے حضرت مصلح موعود کی زندگی کا ہر لمحہ اور آپ کے خون کا ہر قطرہ وقف رہا۔ اب تم المدثر کی حیثیت اختیار کر چکے ہو۔ تم اپنی بلوغت کو پہنچ چکے ہو اور تقوےٰ کے جن لباسوں کی ضرورت تھی۔ وہ تمہیں مہیا کر دئے گئے ہیں۔ پس تمہیں بالغ نظری اور بالغ عملی سے کام لینا ہوگا۔ اس حالت میں کہ ہم نے تمہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل سے تربیت کے اس مقام تک پہنچا دیا ہے۔ ہماری اس آواز کو سنو۔ قم فانذر کہ کھڑے ہو جائیے۔ اور ثابت قدمی کے ساتھ قریہ قریہ اور ملک ملک میں پھیل جاؤ اور اقوامِ عالم کو یہ بتاؤ کہ اگر خدا کے مسیح کی آواز پر انہوں نے لبیک نہ کہا تو خدا کا قہر ان پر نازل ہوگا۔

دنیا بظاہر امن میں ہے۔ دنیا والے اس وہم میں مبتلا ہیں کہ ہم اپنی کوششوں سے دنیا میں امن قائم کر دیں گے۔ لیکن خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں کوئی یو۔ این۔ او یا کوئی دوسری کانفرنسز جو امن کے قیام کے لئے بنائی گئی ہیں ہرگز نتیجہ خیز نہیں ہوں گی۔ کیونکہ آسمان اس سے متفق نہیں۔ اور خدا کی نظر سے انسان گر چکا ہے۔

پس

ہمارا یہ فرض ہے

کہ ہم دنیا والوں کو یہ بتائیں کہ اگر تم اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے زندگی، امن اور سلامتی چاہتے ہو تو خدا تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہو اور اس کے مسیح پر ایمان لاؤ۔ خدا کی شریعت کو رد مت کرو۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہنسی اور ٹھٹھا مت کرو۔ اس کے جوئے کے نیچے اپنی گردنیں رکھ دو تب تم امن سے اپنی زندگیاں گزار سکتے ہو۔ اور تمہاری نسلیں سلامتی کے ساتھ اس دنیا میں رہ سکتی ہیں ورنہ نہیں۔

پس قم فانذر میں یہی حکم ہے اور ہم نے اس کی تعمیل کرنی ہے ان شاء اللہ تعالےٰ۔ اور خدا تعالےٰ کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگی کے آخری سانس تک تبلیغِ اسلام کے لئے ہر ممکن جدّوجہد اور کوشش کرتے چلے جانا ہے۔

وربّک فکبّر میں فرمایا کہ انذار کی ڈیوٹی تمہارے ذمہ اس لئے لگائی گئی ہے اور یہ حکم تمہیں اس لئے دیا گیا ہے کہ اپنے رب کی عظمت اور اس کے جلال کو دنیا میں قائم کرو۔ اور اس میں بشارت کا بھی ایک پہلو ہے۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ جب کبھی کوئی فتح کسی مسلمان کو نصیب ہوتی ہے تو بے ساختہ اس کے منہ سے نکلتا ہے۔ اللہ اکبر۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک مسلمان کا یہی شعار اور یہی طریق رہا ہے کہ الٰہی نصرتوں کو دیکھ کر ان کے دل کی گہرائیوں سے ایک آواز نکلتی ہے جو ان کی زبانوں سے بلند ہوتی ہے اور فضاؤں میں گونجتی ہے۔ اور وہ آواز اللہ اکبر کی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں

اشارۃً ہمیں یہ بھی بتا دیا

کہ ہم نے تمہارے لئے فتوحات کے دروازے کھولنے کا ارادہ کر لیا ہے اور ہم نے ایسے سامان پیدا کر دئے ہیں کہ تم وقتاً فوقتاً اللہ اکبر کے نعرے لگایا کرو گے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

وثیابک فطھّر۔ فرمایا کہ تمہارے کپڑے پاکیزہ ہیں۔ کیونکہ لباسِ تقوےٰ تمہیں پہنا دیا گیا ہے لیکن مقامِ خوف ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطانی وساوس دخل دیں اور ان تقوےٰ کے لباسوں پر ناپاکی اور گناہ کے سیاہ نقطے لگنے لگ جائیں جیسا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے۔ دوسرا گناہ کرتا ہے تو دوسرا نقطہ پڑ جاتا ہے۔ پھر تیسرا گناہ کرتا ہے تو تیسرا سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے۔ اور اگر وہ استغفار، دعا عجز و انکساری سے ان سیاہ نقطوں کو مٹانے کی کوشش نہ کرے تو وہ نقطے قائم رہتے ہیں بلکہ بڑھتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ تو اسی کی طرف اشارہ ہے وثیابک فطھّر میں کہ لباسِ تقوےٰ کی پاکیزگی کو بچانا تمہارا فرض ہے۔ یعنے تربیت کے جس مقام پر تم کھڑے ہو اس مقام سے کبھی نہ گرنا بلکہ کوشش کرنا کہ اس سے بھی بلند تر مقام پر پہنچو۔ اور ہمیشہ بلند سے بلند تر ہوتے چلے جاؤ۔

اس آیہ میں

ہمیں یہ گُر بھی بتایا گیا ہے

کہ ضروری ہے کہ تم اپنے ماحول کا جائزہ لیتے رہو۔ وہ ماحول جو کپڑے کی طرح تمہارے ساتھ چمٹا ہوا ہے۔ تم اس کے اندر کسی گندگی کے گھسنے کو کبھی برداشت نہ کرو۔ بلکہ جب کبھی تمہیں کوئی رخنہ نظر آئے تو فوراً اسے بند کر دو۔ یا کہیں تمہیں کوئی جسمانی اخلاقی۔ روحانی نجاست نظر پڑے تو اسے دور کرنے کی کوشش میں فوراً لگ جاؤ۔ اگر تم چوکس ہو کر اپنے ماحول کو پاک رکھو گے تو اللہ تعالےٰ بھی تمہیں اپنی برکتوں سے نوازے گا۔

پھر فرمایا والرّجز فاھجر

اور گندگی کو دنیا سے بالکل مٹا دو کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت سے بیان فرمایا ہے دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ اور امن کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ وہ یہ کہ دنیا امن کے شہزادہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے۔ وہ آپ کو مانیں اور آپ کی ہدایات کے مطابق اس اسلام پر عمل کریں جو خالص اسلام ہے۔ اور جسے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی بہتری اور بہبودی کے لئے لے کر آئے تھے۔

پس

والرجز فاھجر کے معنے یہ ہوئے

کہ تو دنیا کی ایسے رنگ میں اصلاح کر۔

اپنے اخلاق سے
اپنے دلائل سے
اپنی قبولیتِ دعا کے نشان سے اور
ان نشاناتِ آسمانی سے جو خدا تعالےٰ تمہارے لئے مقدر کرے کہ وہ اپنے رب کو پہچاننے لگیں۔ اور اس عذاب میں مبتلا نہ ہوں جو دوسری صورت میں ان کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔

والرجز فاھجر کے تیسرے معنے یہ ہیں کہ شرک سے بچو۔ ایک شرک تو ظاہری ہے وہ یوں کہ بتوں کی پرستش کی جائے۔ اس شرک میں سوائے نہایت ہی جاہل شخص یا جاہل قوم کے اور کون مبتلا ہو سکتا ہے۔

لیکن

شرک کی بہت باریک راہیں

بھی ہیں ان سے بچتے رہنا بھی نہایت ضروری ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ جب تک ہم لاشئے محض ہو کر کلیتہً خدا تعالےٰ کے آستانہ پر نہ جھک جائیں اور اس کے حضور نہ گرے رہیں اس وقت تک ہم توحید کے حقیقی مقام پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں یہ فرمایا ہے کہ شرک کی باریک راہوں سے بھی بچو۔ اور اسکے مقابل تقوےٰ کی باریک راہوں پر گامزن رہو۔ تمہارے خیالات ہر قسم کے شرک سے پاک ہوں۔ تمہارا دل ہر قسم کے شرک کی نجاست سے مطہر ہو۔ اور تمہاری

آنکھوں میں توحید کی چمک، اس کی ضیاء اور اسکا نور ہو اور تمہارے اعمال توحید کی طرف بلانیوالے ہوں اور تمہارے اندر سے ایسا نور نکلے کہ جس ماحول میں بھی تم چلے جاؤ اس ماحول کے لوگ تمہاری طرف اس لئے کھنچے آئیں کہ تم ان لوگوں کو خدا تعالےٰ سے متعارف کرنے والے ہو۔

پس ہر حالت میں ہر قسم کے شرک کو چھوٹا ہو یا بڑا باطنی شرک ہو یا ظاہری شرک اسے مٹانے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر آج دنیا کی نجات ممکن نہیں۔

ولا تمنن تستکثر فرمایا کہ ہم ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں۔

— معجزات کے ذریعہ
— نشانات کے ذریعہ
— دعاؤں کی قبولیت کے ذریعہ اور
— ملائکہ کے نزول کے ذریعہ جو دنیا میں انتشار روحانی پیدا کر رہے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو
— خدا تعالےٰ کی طرف
— خدا کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف
— مسیح محمدی کی طرف اور
— جماعت احمدیہ کی طرف پھیر رہے ہیں پس

ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں

کہ دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ احمدیت اور اسلام ایک ایسی صداقت ہے کہ جو انہیں اپنی بقاء کی خاطر ہر قیمت پر قبول کرنی چاہیئے۔ پھر تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کے ذریعہ اور حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کے ذریعہ ایسے دلائل مل چکے ہیں کہ دنیا کی کوئی عقل انہیں رد نہیں کر سکتی۔

جب تمہیں ہر قسم کے نشان اور دلائل دیدیئے گئے ہیں تو گویا کامیابی کی کنجی اور فتح کی کلید تمہارے ہاتھ میں پکڑا دی گئی ہے اس لئے تمہیں ہرگز ضرورت نہیں کہ کسی کو خوشامد، لالچ یا جبر کے ذریعہ مسلمان بناؤ۔ تو ولا تمنن تستکثر ہیں

آزادی مذہب

کو آزادی فکر کو اس خوبی اور حسن کے ساتھ تسلیم کیا گیا ہے اور اس کو قائم کرنیکی ہدایت کی گئی ہے کہ اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ فرمایا۔ احسان کرنا اس نیت سے کہ کوئی شخص ہمارے احسان کے دباؤ سے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے جائز نہیں۔ اسیطرح جبر کرنا بھی جائز نہیں کہ ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں کہ کسی شخص کو سوائے کلمہ پڑھنے کے کوئی جائے فرار نظر نہ آتی ہو جیسا کہ آجکل کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں نے کشمیر میں مسلمانوں کو شدھ کرنے کی مہم بھی شروع کر دی ہے، ہر قسم کے ظلم ڈھائے جا رہے ہیں۔ خاوندوں کو قتل کر کے عورتوں پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ بچوں کو شہید کر کے والدین کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ ہندو مذہب کو اختیار کر لیں۔

اسلام اسے ہرگز پسند نہیں کرتا بلکہ اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسلام اس کی مذمت کرتا ہے اور ایسا کرنیوالوں کو خدا کے غضب اور قہر کا مورد قرار دیتا ہے۔

تو فرماتا ہے ولا تمنن کہ کسی پر کسی قسم کا جبر نہ کرنا۔ اس غرض سے کہ تمہاری تعداد بڑھ جائے اور تمہیں کثرت حاصل ہو جائے۔

ولربک فاصبر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے جماعت احمدیہ! ہم ایسے حالات پیدا کرنے والے ہیں کہ تم ظالموں سے انتقام لینے کے قابل ہو جاؤ گے لیکن ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ انتقام بھی نہ لینا۔ اور لربک فاصبر اپنے رب کی خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے صبر سے کام لینا۔]

مَیں جماعت کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ

آئندہ پچیس تیس سال

جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی اہم ہیں کیونکہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب عظیم پیدا ہونیوالا ہے۔ مَیں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کونسی خوش بخت قومیں ہوں گی جو ساری کی ساری یا ان کی اکثریت احمدیت میں داخل ہوگی وہ افریقہ میں ہوں گی یا جزائر میں یا دوسرے علاقوں میں لیکن مَیں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دُور نہیں جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کر لے گی۔ اور وہاں کی حکومت احمدیت کے ہاتھ میں ہوگی۔ ولربک فاصبر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب مَیں تمہیں ان نعمتوں سے نوازوں تو تمہارا فرض ہوگا کہ تم بنی نوع انسان سے

نرمی اور محبت کا سلوک کرو

اور ان کی ایذاء دہی کو خدا کی خاطر سہہ لو۔ اگر ان کے منہ سے سخت کلمات نکلیں۔ اگر وہ بے ہودہ حرکتیں کریں۔ اگر وہ تمہیں چڑائیں تو باوجود اس کے کہ تم انہیں اپنی طاقت سے خاموش کرا سکتے ہو اور انہیں بے ہودہ حرکتوں سے باز رکھ سکتے ہو ہم تمہیں یہی کہتے ہیں کہ ہماری رضا کی خاطر صبر سے کام لینا۔ اور ان پر سختی نہ کرنا۔ پس

— اپنے رب کو خوش کرنے کے لئے
— اس کی برکات کے حصول کے لئے
— اس کی رحمتوں کو جذب کرنے کے لئے

ضروری ہے کہ تم صبر سے کام لو۔ ٹھٹھے کے مقابلہ میں ٹھٹھا اور ہنسی کے مقابلہ میں ہنسی اور ظلم کے مقابلہ میں ظلم نہ کرو۔

وہ زمانہ چونکہ قریب ہے اس لئے

مَیں آپ کو پھر تاکید سے کہتا ہوں

کہ جب کسی قوم پر اس قسم کی عظیم نعمتیں نازل ہو رہی ہوں تو اس قوم کو بھی ایک عظیم قربانی دینی پڑتی ہے۔ پس اپنے نفسوں کو اس قربانی کے لئے تیار کرو اپنی طبیعتوں کو اس طرف مائل کرو کہ ہم

— احمدیت کے لئے
— اسلام کے لئے
— محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں گاڑنے کے لئے
— خدائے قادر و توانا کے جلال اور عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے

کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

ہماری جانیں، ہمارے مال اور ہماری عزتیں سب خدا کے لئے ہیں اور خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔

اگر ہماری جماعت

ایثار اور فدائیت کا یہ نمونہ

دکھائے تو اللہ تعالےٰ اس جماعت کو دین و دنیا کی حسنات سے کچھ اس طرح نوازے گا کہ دنیا کے لئے قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

ابھی ابھی مجھے مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ کا وہ کشف یاد آ گیا جس میں ان کو دو تین سَو سال بعد کا نظارہ دکھایا گیا۔ کشف میں انہوں نے دیکھا کہ بعد میں آنے والے لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ کس قدر احمق تھے وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور انہوں نے آپؑ کو قبول نہ کیا۔

— اتنی بڑی صداقت
— اتنے روشن اور واضح دلائل
— خدا کی نصرت کے اتنے نمایاں نمونے

دیکھنے کے بعد کیا وجہ ہو سکتی تھی کہ انہوں نے مسیحِ محمدی کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ مطلب یہ کہ آنے والی نسلیں نہ ماننے والوں کو بڑی تعجب کی نگاہ سے دیکھ رہی تھیں۔

ایسا ہی ہوگا۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ وقت قریب آ رہا ہے جب دنیا انکارِ مہدئ معہود کو حیرت و استعجاب سے دیکھے گی۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی فتح، نصرت اور کامیابی کا انتہائی زمانہ تین سَو سال تک بتایا ہے لیکن

حضورؑ کے بعض کشوف اور الہامات

یہ بتاتے ہیں کہ وہ آخری فتح جس میں اسلام دنیا پر غالب آ جائے گا۔ شائد کچھ دیر چاہتی ہو لیکن ان آنیوالے پچیس تیس سالوں میں بعض ممالک اور علاقوں میں احمدیت کو کثرت حاصل ہو جائے گی (انشاء اللہ) اور وہاں کے رہنے والے اپنی زندگیاں تعلیم احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے مطابق گزارنیوالے ہوں گے۔ مگر

اس انقلاب عظیم کے لئے

جو دروازہ پر کھڑا ہے کتنی ہی قربانیاں ہیں جو آپ کو دینی ہوں گی۔ پس آپ کو وہ قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ اپنے فضلوں کی بارش آپ پر کرنا تو چاہتا ہے لیکن پہلے وہ یہ دیکھے گا کہ آپ ان فضلوں کے مستحق بھی ہیں یا نہیں۔

اللہ تعالےٰ آپ کو بھی اور مجھ کو بھی ایسا بنا دے کہ ہم اس کی نظر میں ہر قسم کے انعاموں اور فضلوں کے مستحق ٹھہریں اور خدا تعالےٰ کے وعدے جلد ہی ہماری زندگیوں میں پورے ہوں اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ وہ جو دنیا کی نگاہ میں دھتکارا گیا تھا وہی دنیا میں مقبول ٹھہرا۔ اللّٰھم آمین

اعلانِ نکاح

خاکسار کی دو بیٹیوں ناصرہ نسیم اور نصرت اختر کا نکاح بالترتیب مکرم محمد صادق صاحب ضیاء ابن محمد عالم صاحب مرحوم اور محمد شریف صاحب اختر ابن محمد الدین صاحب مرحوم کے ساتھ ایک ایک ہزار روپیہ مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۲ دسمبر ۶۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو فریقین کے لئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (نصیر احمد خادمِ خلق کشمیر دار الشفاء دار البرکات گوجرانوالہ)

مسلمان ——— اور ——— جذبۂ جہاد

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد سندھ)

مسلمان اسلام کی تعلیم کے مطابق امن اور سلامتی کا دلدادہ اور صلح اور جیزسگالی کے جذبات کا علمبردار ہے۔ وہ دل سے متمنی ہے کہ بنی نوع انسان باہم اطمینان کی فضا میں زندگی بسر کریں۔ وہ نہ جنگ چاہتا ہے اور نہ تصادم کو پسند کرتا ہے۔ لیکن جب کوئی قوم جبر و تشدد اور ظلم و استبداد پر اتر آئے تو اسلام کے قانون دفاع اور قانون عدل و انصاف کے ماتحت وہ شیروں کی طرح دلیر اور نڈر ہو کر مقابلہ پر ڈٹ جاتا ہے۔ اور یا تو نہایت ہی بے جگری سے لڑ کر فتح و ظفر کا جھنڈا بلند کرتا ہے اور یا میدانِ جنگ میں کام آتا اور شہادت کا بلند رتبہ حاصل کرتا ہے۔ اسی نقطۂ نگاہ کو قرآن کریم نے مندرجہ ذیل آیت میں بیان فرمایا ہے:۔

قل هل تربصون بنا الا احدى الحسنيين (توبہ ع۷)

یعنی مسلمانوں کے مقابل پر صف آرا ہونے والے دشمنانِ اسلام سے کہہ دو کہ ’’تم ہمارے لئے دو نیک نتائج میں سے ایک کا انتظار کر سکتے ہو‘‘ یعنی یا تو ہم فتح پائیں گے اور یا مر کر شہادت کا درجہ حاصل کریں گے۔ جو ہم کو جنت اور رضائے الٰہی کے مقام کا وارث بنا دے گا۔

یہ آیت نہایت صراحت سے روشنی ڈالتی ہے کہ مسلمان کے لئے میدان جنگ میں دو ہی متبادل صورتیں ہیں یا فتح حاصل کرے یا جان دے کر شہادت کا رتبہ پائے تیسری کوئی صورت نہیں شکست کھا کر دشمن سے منہ موڑ لینے یا ڈر کر میدان جنگ سے بھاگ جانے کا تو سوال ہی نہیں مسلمان تو بس یہی جانتا ہے کہ یا فتح پا جانا ہے اور یا جان دے کر شہید ہونا ہے گویا میدان کارزار میں اس کا نعرہ یہی ہوتا ہے ؎

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من
آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

لیکن ایک ہندو سپاہی کو یہ چیز حاصل نہیں۔ اس کو یہ خطرہ درپیش ہے کہ اگر موت آگئی تو تناسخ کے عقیدہ کے ماتحت اس کو مختلف جونوں کے چکر میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ اور کتا۔ بلا۔ سؤر اور بندر بننا اس کے لئے مقدر ہوگا اسلئے وہ کبھی جانبازی کے جذبہ کے ماتحت نہیں لڑ سکتا اور میدان جنگ سے بھاگ کر اپنی جان بچانے کی کوشش کرے گا۔

تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ مسلمانوں نے ہمیشہ بے نظیر شجاعت کا ثبوت دیا ہے اور موت سے بے نیاز ہو کر میدان کارزار میں بہادری کے جوہر دکھائے ہیں۔ چنانچہ بدر کا واقعہ قابل ذکر ہے۔ اس جنگ میں کفار کی تعداد ایک ہزار مسلح سپاہ پر مشتمل تھی اور مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی۔ جنگ شروع ہونے سے قبل قریش کے جرنیل ابوجہل نے ایک عرب سردار کو مامور کیا کہ وہ اندازہ لگائے کہ مسلمانوں کی تعداد کتنی ہے؟ جب وہ مسلمان لشکر کا جائزہ لیکر واپس گیا تو اس نے بتایا کہ مسلمان تین سو سوا تین سو کے قریب ہوں گے۔ اس پر ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اب مسلمان ہم سے بچ کر کہاں جا سکتے ہیں گے۔ اس عرب سردار نے کہا۔

’’اے مکہ والو! میری نصیحت تم کو یہی ہے کہ تم ان لوگوں سے نہ لڑو کیونکہ میں نے جتنے آدمی مسلمانوں کے دیکھے ہیں ان کو دیکھ کر مجھ پر یہ اثر ہوا ہے کہ اونٹوں پر آدمی سوار نہیں موتیں سوار ہیں۔ یعنی ان میں سے ہر شخص مرنے کے لئے اس میدان میں آیا ہے۔ زندہ واپس جانے کے لئے نہیں آیا۔ اور جو شخص موت کو اپنے لئے آسان کر لیتا ہے اور موت سے ملنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اس کا مقابلہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہوتی‘‘

الغرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر رکھ کر میدان جنگ میں جاتے تھے اور خوشی سے نعرے مارتے ہوئے موت کا استقبال کرتے تھے۔ چنانچہ ایک صحابی حضرت خبیبؓ کا واقعہ لکھا ہے کہ کفار مکہ ان کو دھوکہ سے پکڑ کر مکہ لے گئے اور پھر ان کو قتل کرنے کے لئے ایک کھلا میدان تجویز کیا گیا۔ تا کہ ان کو قتل کر کے جشن منائیں۔ جب ان کے قتل کا وقت آپہنچا تو حضرت خبیبؓ نے کہا کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ قریش نے ان کی بات مان لی اور خبیبؓ نے سب لوگوں کے سامنے اس دنیا میں آخری بار اپنے اللہ کی عبادت کی۔ جب وہ نماز ختم کر چکے تو انہوں نے کہا کہ میں اپنی نماز جاری رکھنا چاہتا تھا مگر اس خیال سے ختم کر دی کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ میں مرنے سے ڈرتا ہوں۔ پھر اپنا سر قاتل کے سامنے رکھ دیا اور دیوانہ وار یہ شعر پڑھے

ولست ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای جنب کان للہ مصرعی
وذالك في ذات الاله وان يشأ
يبارك على اوصال شلو ممزع

یعنی جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے پرواہ نہیں کہ میں قتل ہو کر کس پہلو پر گرونگا۔ یہ سب کچھ خدا کے لئے ہے اور اگر میرا خدا چاہے گا۔ تو میرے جسم کے ٹکڑوں پر برکات نازل فرمائے گا۔

اسی طرح ایک صحابی حضرت عامرؓ بن فہیرہ کا واقعہ لکھا ہے کہ جب دشمن نے ان پر نیزے سے حملہ کیا۔ نیزے کے سینے میں پیوست ہوتے ہی عامر نے کہا:۔

فزت ورب الكعبة

یعنی ’’مجھے کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا‘‘ قاتل جس کا نام جبار بن سلمیٰ تھا۔ بعد میں مسلمان ہو گیا۔ جبار کہا کرتا تھا کہ عامر کا قتل ہی میرے مسلمان ہونے کا موجب ہوا تھا۔ جبار کہتا ہے کہ جب میں نے عامر کو قتل ہوتے وقت یہ کہتے سنا

فزت ورب الكعبة

یعنی خدا کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ تو میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ جب مسلمان کو موت کا سامنا ہوتا ہے تو وہ کیوں کہتا ہے کہ

’’میں کامیاب ہو گیا‘‘

اس نے جواب دیا کہ مسلمان اللہ کی راہ میں موت کو نعمت اور فتح سمجھتا ہے۔ جبار پر اس جواب کا ایسا اثر ہوا کہ اس نے اسلام کا باقاعدہ مطالعہ شروع کر دیا اور بالآخر مسلمان ہو گیا۔

الغرض شجاعت و جرأت اور بہادری و جانبازی سے جم کر دشمن کا مقابلہ کرنا مسلمان کا طرۂ امتیاز ہے۔ میدان جنگ میں اگر موت آگئی تو بقول غالب یہ احساس ہو گا کہ:۔ ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اور زندہ رہا تو فتح پائے گا۔ دونوں صورتیں کامیابی و کامرانی اور انعام اور برکت کا موجب ہیں۔ اس لئے مسلمان کا مقابلہ کرنا کسی قوم کے بس کا روگ نہیں۔

تو ہی ’’پسر یادگارِ مہدیٔ معہود‘‘ تھا

* شمس الاطبا حکیم محمد صدیق صاحب ربوہ

مجھ کو یزداں کی قسم ہے تو ہی ’’محمود‘‘ تھا
جو محمدؐ در خدائے پاک کا ’’موعود‘‘ تھا

تھا حدیثِ پاک میں ’’یولد له‘‘ جسکے لئے
ذاتِ واحد کی قسم ہے تو وہی ’’مولود‘‘ تھا

جس کے آنے کے تھے شاہد انبیاء و اولیاء
حق تعالیٰ کی قسم ہے تو وہی ’’مشہود‘‘ تھا

جس کو دیکھا ’’نعمت اللہ‘‘ کی نگاہِ پاک نے
تو ہی ’’پسر یادگارِ مہدیٔ معہود‘‘ تھا

جس کے آنے کی خدا نے دی مسیحا کو خبر
تو ہی اے ’’فخر رسل‘‘ ’’وہ مصلح موعود‘‘ تھا

تو وہ ’’رحمت کا نشاں‘‘ تھا دینِ احمدؐ کیلئے
جو مسیحا کی دعائے خاص کا مقصود تھا

پیشگوئی میں بیان تھے جس قدر تیرے نشاں
وہ نشاں ہر ایک تیری ذات میں موجود تھا

ربِ کعبہ کی قسم تو نے خدا کے نور کو
غرب تک پھیلا دیا جو شرق تک محدود تھا

توڑ ڈالے بت، مٹا دی تو نے شانِ آزری
ہر طرف گو جہاں میں لشکرِ عزور تھا

کیا عجب تو نے خلافت کو ہے پائندہ کیا
وہ بھی تحسین کہہ اٹھے ہیں جنکا تو محسود تھا

غیر ممکن ہے بیاں ہوں تیرے اوصافِ حمید
تیری ہر تحریک احسن ہر عمل محمود تھا

جانشین بھی دے دیا موعود کو موعود ہی
اللہ اللہ کیا لحاظِ حرمتِ محمود تھا

اے خدا ’’فضلِ عمرؓ‘‘ کو نعمتِ موعود دے
اپنے قربِ خاص کا انعام لامحدود دے

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں حصہ لینے والی خواتین کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۳ر فتح ۱۳۴۴ ہش ۱۳ر دسمبر ۱۹۶۵ء تک تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ۔

جزاھن اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ سب بہنوں پر اپنا خاص فضل و کرم فرمائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور خدمت دین کی توفیق دے کر ہمیشہ انہیں اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے ۔

ہماری جملہ بہنوں کو چاہیئے کہ مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا اور اس کے خاص فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہوں ۔ نیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں ۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید ۔ ربوہ

رمضان المبارک

اور

فدیہ کی رقوم

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ روحانیت میں ترقی کرنے کے لئے روزہ بھی ایک بڑا موثر ذریعہ ہے۔ چنانچہ اسلام سے پہلے جتنی بھی امتیں گزری ہیں ۔ ان کی مذہبی کتب نے اپنے ماننے والوں کو روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے ۔ گو ان کی شرائط و قیود میں اختلاف ہے ۔ شریعت اسلامیہ ایک اکمل ترین ضابطہ حیات ہے ۔ جس میں انسان کی جسمانی ۔ روحانی ۔ تمدنی ۔ معاشرتی ۔ سیاسی غرضیکہ ہر نوع کی اصولی تعلیم مع ضروری تشریحات اور تفصیلات کے موجود ہے اور اس تعلیم میں مزید خوبی یہ ہے کہ افراط و تفریط سے بالکل مبرّا ہے ۔ چنانچہ روزہ کے بارہ میں ارشاد باری ہے ۔ کہ

فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اُخر ۔

پس تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے چاہیئے کہ وہ اسکے روزے رکھے ۔ جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہو گی ۔

ایسے اصحاب جن پر خدا تعالیٰ کے حکم کے تحت روزہ فرض ہے ۔ انہیں چاہیئے کہ وہ روزہ رکھیں یہ یاد رہے کہ روزہ صرف کھانے پینے سے اجتناب کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ حقیقی روزہ دل میں نیکی ضبط نفس ۔ تقویٰ ۔ اخلاص اور انابت الی اللہ پیدا کرتا ہے ۔ اور اسکے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے ۔ اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی محسوس کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں اور بہنوں کو اس مبارک مہینہ کی برکات سے استفادہ کی توفیق بخشے ۔

ارشاد باری کے تحت مریض اور مسافر کو اجازت ہے کہ وہ اس گنتی کو دوسرے ایام میں پوری کرے ۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے فضل و کرم سے آسائش رزق سے نوازا ہوا ہے تو وہ اس مبارک مہینہ میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان دیتا رہے اور ایسے اصحاب جن کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق دے اور پھر اس کے ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائیں تو یہ ان کے لئے دوہرا ثواب ہو گا ۔ فمن تطوع خیرًا فھو خیر لہٗ ۔

جو بھائی اور بہنیں مندرجہ بالا شقوں کے تحت فدیہ رمضان نظارت خدمت درویشاں کے توسط سے مستحقین میں تقسیم کروانا چاہیں وہ ایسی رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام پر جلد بھجوانے کا انتظام فرمائیں ۔ تاکہ اس مہینہ میں ہی یہ رقوم تقسیم کی جا سکیں ۔

(نائب ناظر خدمت درویشاں)

درخواست دعا

ہمارے مخلص احمدی بھائی محترم چوہدری احمد توفیق صاحب آف سیسر رس ضلع سلہٹ حال میمن سنگھ (سابق علاقائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ مشرقی پاکستان) کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دراز سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں ۔ اور بعت کر رہی ہو گئی ہیں ۔

احباب سے کامل اور عاجل شفایابی کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے ۔

(خاکسار سید اعجاز احمد عفی عنہ مربی سلسلہ احمدیہ ۔ میمن سنگھ)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں ۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرۃ ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

۲۷۰ ۔ محترمہ طاہرہ صدیقہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب لاہور ۔۔ ۔۔ ۶۰۰

۲۷۱ ۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بیگم الحاج ملک عمر علی احمد صاحب رئیس مرحوم ملتان چھاؤنی ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۷۲ ۔ محترمہ بیگم صاحبہ پیر صلاح الدین صاحب منظفر گڑھ ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۷۳ ۔ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ منظفر حسن صاحب دار البرکات ربوہ ۔۔ ۔۔ ۳۱۰

۲۷۴ ۔ محترمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ دختر ڈاکٹر ذیش علی صاحب بدر مرحوم ربوہ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۷۵ ۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب کریم نگر ضلع تھرپارکر سندھ ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۷۶ ۔ لجنہ اماء اللہ کریم نگر ضلع تھرپارکر سندھ ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۷۷ ۔ محترمہ معصومہ احمدی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد جی صاحب فورٹ سنڈیمن منجانب والد صاحب مرحوم ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۷۸ ۔ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ اہلیہ میاں محمد شریف صاحب گوبرہ ضلع لائلپور ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۷۹ ۔ محترمہ ثریا مسعود صاحبہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۸۰ ۔ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال مرحوم ربوہ ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۸۱ ۔ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ حمید اللہ صاحب عبد اللہ کلاتھ ہاؤس لائلپور ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۸۲ ۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ رشید احمد صاحب مراد کلاتھ ہاؤس لائلپور ۔۔ ۔۔ ۵۰۰

۲۸۳ ۔ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ بشیر احمد صاحب مراد کلاتھ ہاؤس لائلپور ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۸۴ ۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ بشیر الدین صاحب مرحوم رانجھا ضلع سرگودھا ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۸۵ ۔ محترمہ امۃ اللطیف تبسم صاحبہ اہلیہ عبد الکریم صاحب شادنیلا گنبد لاہور ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۸۶ ۔ محترمہ انور بیگم صاحبہ چک ۳۰ ضلع منٹگمری ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۸۷ ۔ محترمہ نامرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب ناظم آباد کراچی ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۸۸ ۔ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مرزا خلیل احمد صاحب گوجرانوالہ ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۸۹ ۔ محترمہ حمیدہ شریف صاحبہ بنت بابو اکبر علی صاحب منجانب والدین ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

۲۹۰ ۔ محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ بیگم سید سید احمد صاحب ناصر ۔ نیروبی ۔۔ ۔۔ ۳۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی ۔ کی
آرام دہ بسوں ۔ پر
سفر کریں

کرشمہ حکمت
خارش کا کامیاب علاج
مرہم احمر ۔ دھدر ۔ بالچر ۔ گنج
لوٹا کا مجرب علاج
دواخانہ حکیم عبد العزیز کھوکھر منزل
چک چٹھہ حافظ آباد ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

ہمیشہ اپنی
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے ۔ (مینیجر)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۹۹۸:- میں عصمت خانم زوجہ منظور الحق قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۲۲ر اگست ۱۹۶۵ء ساکن واہ ڈاکخانہ واہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ر اکتوبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے :-

۱۔ حق مہر جو میں نے وصول کر لیا ہے ۔۔ ۱۰۰۰
۲۔ ایک سلائی مشین مالیتی ۔۔ ۲۰۰
۳۔ زیورات ۔ کوئی زیور نہیں۔
میزان ۔۔ ۱۲۰۰

میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس کے علاوہ مجھے دس روپے ماہوار آمد بطور جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- عصمت خانم بقلم خود
گواہ شد :- قریشی محمد عمر ولد محمد اسحٰق قریشی سیکرٹری وصایا و قائد مجلس واہ کینٹ
گواہ شد :- شوہر موصیہ منظور الحق عباسی ولد ملک محمد ظفر کوارٹر نمبر A- 476 سٹلائٹ ٹاؤن۔ سرگودہا۔

مثل نمبر ۱۷۹۹۹:- میں صالحہ یاسمین بنت پروفیسر ابراہیم ناصر قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرما لی جائے۔ فقط

الامۃ :- صالحہ یاسمین بنت پروفیسر محمد ابراہیم ناصر محلہ دارالصدر غربی ربوہ

مثل نمبر ۱۸۰۰۰:- میں محمد ذکریا داؤد ولد پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۵ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد مرزا محمد ذکریا داؤد پائلٹ افسر محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ
گواہ شد :- مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ
گواہ شد :- مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ۔ مرکزیہ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار

تفسیر القرآن انگریزی

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یادگار تفسیر القرآن انگریزی کی پہلی جلد جو کئی سال سے نایاب تھی دوبارہ شائع ہو گئی ہے اور جلسہ سالانہ کے موقع پر مندرجہ ذیل جلدیں مل سکتی ہیں، دوست انہیں حاصل کر کے قرآنی معارف سے فائدہ اٹھائیں۔

۱۔ تفسیر القرآن انگریزی جلد اوّل حصہ اوّل قیمت	۔۔ ۲۲ روپے
۲۔ تفسیر القرآن انگریزی جلد اوّل حصہ دوم قیمت	۔۔ ۲۵ ؍
۳۔ تفسیر القرآن انگریزی جلد دوم حصہ دوم	۔۔ ۲۲ ؍
۴۔ تفسیر القرآن انگریزی جلد سوم آخری پانچ پارے	۔۔ ۱۵ ؍

انگریزی اور اردو میں دیگر اسلامی کتب بھی ہم سے مل سکتی ہیں۔

المشتہر :- اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گولبازار۔ ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن — ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸
سٹار ٹمبر سٹور — ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور
لائل پور ٹمبر سٹور — راجباہ روڈ لائل پور ۳۸۰۸

پاکستان ویسٹرن ریلوے !

نوٹس نیلام

مندرجہ ذیل کو مختلف ریفرشمنٹ روم کنٹریکٹ ۲۷ر جنوری ۱۹۶۶ء الوقت ۱۰ بجے دن ریلوے ریٹ انسٹی ٹیوٹ ہال ٹھیپر روڈ لاہور میں بذریعہ نیلام عام دیئے جائیں گے۔

مغربی طرز کے ریفرشمنٹ رومز بمقام } لاہور ۔ راولپنڈی ۔ وزیر آباد اور خانیوال۔

مغربی اور پاکستانی طرز کا مشترکہ ریفرشمنٹ روم بمقام } سمہ سٹہ

۲۔ نیلام کی شرائط مع اگریمنٹ کی ایک نقل جس میں ٹھیکہ کے شرائط و ضوابط درج ہیں جو کہ کامیاب بولی دہندہ انجام دے گا۔ اور ریلوے انتظامیہ کی طرف سے منظور شدہ مینو اور نرخ نامہ کے سلسلہ میں معلومات دفتر چیف کمرشل مینجر پی ڈبلیو ریلوے لاہور سے -/۱۰ روپے فی کاپی فی کنٹریکٹ کی ادائیگی پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ درخواست دہندگان کو چاہیئے کہ وہ اس خاص ٹھیکہ کی وضاحت ضرور کر دیں جس کے لئے انہیں اگریمنٹ کا فارم اور نیلام کی شرائط وغیرہ درکار ہیں۔

۳۔ نیلام میں حصہ لینے کی خواہشمند فرمیں / اشخاص مطلع رہیں کہ انہیں زر ضمانت کے طور پر ریلوے انتظامیہ کے پاس مبلغ یک صد روپے زیادہ سے زیادہ ۲۶ر جنوری ۱۹۶۶ء الوقت دس بجے تک جمع کرا دینا چاہیئیں جیسا کہ نیلامی کی شرائط میں تفصیل درج ہے انہیں اس قسم کے علاوہ اپنی مالی پوزیشن وغیرہ کے سلسلے میں ایک دستاویزی ثبوت بھی ارسال کرنا ہوگا۔

چیف کمرشل مینجر

۱۲۴/۱۱۲۴

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدی خواتین کا فرض

(حضرت سیدہ اُم متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مسجد ڈنمارک کے لئے تحریک، میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۴ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہنوں کے سامنے پیش کی تھی۔ جس کو پورا ایک سال گزر چکا ہے۔ اُس وقت مسجد کی عمارت کا تخمینہ دو لاکھ روپے لگایا گیا تھا۔ اس لئے میری طرف سے تحریک بھی دو لاکھ کے لئے کی گئی تھی۔ لیکن بعد میں وہاں سے اندازے لگوانے پر معلوم ہوا کہ مسجد پر تین لاکھ روپے خرچ آئے گا۔

۳۱ دسمبر ۱۹۶۵ء تک کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ الحمد للہ اس مد میں دو لاکھ پچاس ہزار سات سو کے وعدہ جات آچکے ہیں اور ایک لاکھ اٹھانوے ہزار کی رقم وصول ہو چکی ہے۔ گویا ایک سال میں بہنوں نے مطالبہ کی رقم کا دو تہائی ادا کر دیا ہے۔ مسجد کی بنیاد انشاء اللہ عنقریب رکھی جانے والی ہے۔ میری اپنی بہنوں سے استدعا ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیں۔ اور جیسی قربانیاں وہ پہلے دیتی چلی آئی ہیں اس سے بڑھ چڑھ کر اس مسجد کے لئے ایثار و قربانی کا نمونہ دکھائیں جو ان کے محبوب آقا حضرت مصلح موعود رضؓ کے پچاس سالہ دورِ خلافت کی یادگار کے طور پر تعمیر کی جائے گی۔

فہرستوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک بہت بڑی تعداد ایسی خواتین کی موجود ہے جن کی طرف سے وعدہ نہیں آیا یا وعدہ آیا ہے مگر ابھی تک ادا نہیں کیا گیا۔ اگلے سال میں پچاس ہزار کے مزید وعدوں اور ایک لاکھ کی وصولی کی ضرورت ہے جو ایک زندہ قوم کی عورتوں کے لئے ناممکن کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے جن کے نتیجہ میں اسلام جلد سے جلد دنیا میں پھیلے۔ آمین اللّٰھم آمین

والسلام خاکسار **مریم صدیقہ**

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

محترمہ کرم بی بی صاحبہ والدہ محمد ابراہیم صاحب دکاندار محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کا مورخہ ۷ اور ۸ جنوری ۱۹۶۶ء کی درمیانی شب قریباً ۸۰ برس کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئیں۔

مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ موصیہ ہونے کے علاوہ بڑی متقی پرہیزگار اور دعاگو خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے دو بیٹیاں اور متعدد نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

وحیدالدین نخوستنولیس ربوہ

نہ باقی رہے شرک کا نام تک بھی
خدا سے یہ محمود میری دعا ہے

(کلام محمود)

ایجنڈے کے بارے میں سمجھوتہ ہو جانے کی توقع

صدر ایوب اور شاستری کے درمیان دو طویل ملاقاتیں

تاشقند ۸ جنوری۔ صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری کے درمیان کل تاشقند میں دو ملاقاتیں ہوئیں ان ملاقاتوں میں فریقین کا کوئی مشیر شریک نہیں ہوا۔ ان کی پہلی ملاقات کل صبح تاشقند سے باہر ایک دیہی بنگلے میں ہوئی جو پچاس منٹ تک جاری رہی۔ دوسری ملاقات تیسرے پہر ہوئی۔ پاکستان اور بھارت کے ترجمانوں نے امید ظاہر کی ہے کہ کل کی ملاقاتوں کے بعد دونوں سربراہوں کے مذاکرات میں زیر بحث آنے والے مسائل طے کرنے کے لئے ٹھوس قدم اٹھایا جا سکے گا۔ رائٹر کے مطابق تاشقند کانفرنس کے ایجنڈا کے بارے میں اختلافات دور ہونے کی امید پیدا ہو گئی ہے۔

کل صبح صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری تقریباً ایک ہی وقت پر تاشقند سے باہر دیہی بنگلے پر پہنچے۔ دونوں رہنماؤں نے عمارت کے دروازے پر ایک دوسرے کو گرمجوشی سے خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد وہ بالائی منزل پر ایک کشادہ کمرے میں پہنچ گئے۔ اخباری نمائندوں اور فوٹوگرافروں کو تھوڑی دیر کے لئے اندر آنے کی اجازت دی گئی۔ اس کے بعد دونوں رہنماؤں نے بند کمرے میں بات چیت شروع کر دی جو پچاس منٹ تک جاری رہی۔ اس موقعہ پر ان کا کوئی مشیر موجود نہیں تھا۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان کل شام ایک اور ملاقات ہوئی۔ رائٹر کے مطابق ان ملاقاتوں سے یہ امید بندھ گئی ہے کہ تاشقند کانفرنس کا ایجنڈا تیار کرنے کے متعلق دونوں ممالک کے اختلافات دور کئے جا سکیں گے۔ فوری طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ دونوں رہنما کسی ایجنڈے پر متفق ہو گئے ہیں۔

غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں نے کہا ہے کہ آج کی ملاقاتوں سے یہ امید پیدا ہو گئی ہے کہ مسئلہ کشمیر پر بحث کے راستہ میں حائل طریقہ کار کے تعطل کو دور کیا جا سکے گا۔ مبصرین کے نزدیک یہ ملاقاتیں انتہائی اہمیت رکھتی ہیں اس وقت تاشقند کانفرنس کی راہ میں جو رکاوٹیں پیدا ہو چکی ہیں اگر یہ ملاقاتیں انہیں دور کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو کانفرنس باقاعدگی کے ساتھ شروع ہو جائے گی اس میں مسئلہ کشمیر اور دیگر تمام

برصغیر میں امن کروڑوں افراد کی خوشحالی کا ضامن ہوگا

تاشقند کانفرنس کی کامیابی کا انحصار بھارتی رہنماؤں کے رویہ پر ہے (صدر ایوب)

تاشقند ۸ جنوری۔ صدر ایوب نے کل یہاں اپنے وفد کے ارکان کے ہمراہ نماز جمعہ سولہویں صدی کی تاریخی جامع مسجد "ملا شیخ" میں ادا کی جس میں ازبکستان کے تقریباً پانچ ہزار مسلمان بھی شریک ہوئے نماز کے بعد جامع مسجد کے امام نے معزز مہمان کو سپاسنامہ پیش کیا۔ صدر ایوب نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور بھارت میں امن کروڑوں افراد کے لئے سلامتی اور خوشحالی کا ضامن ہوگا۔ کیونکہ اس کے بعد دونوں ملک اپنے وسائل اپنے عوام کی خوشحالی کے لئے صرف کر سکیں گے۔

صدر نے کہا پاکستان اور بھارت کے رہنماؤں کے مذاکرات کا مقصد یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے اختلافات ختم کئے جائیں۔ لیکن ان مذاکرات کی کامیابی کا انحصار بھارت کے طرزِ عمل پر ہے اگر بھارت میں بھی پاکستان کی طرح یہ خواہش موجود ہوئی کہ پڑوسی ملکوں سے امن سے رہا جائے تو سربراہوں کی کانفرنس کامیاب ہوگی۔

خطبہ نمبر کے خریدار صاحبان کی اطلاع کے لئے ضروری اعلان

خطبہ نمبر کے خریدار صاحبان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ پہلے خطبہ نمبر منگل کو شائع ہوتا تھا۔ اب ضروری نہیں کہ خطبہ نمبر منگل ہی کو شائع ہو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خطبہ جس روز اشاعت کے لئے موصول ہوگا اس سے اگلے روز شائع کر دیا جائے گا اور جو پرچہ خطبہ پر مشتمل ہوگا وہی خطبہ نمبر شمار ہوگا احباب مطلع رہیں (مینجر الفضل)

بنیادی مسائل پر بھرپور بحث کی جا سکے گی موجودہ بات چیت کی رفتار گزشتہ روز بے حد سست ہو گئی تھی کیونکہ بھارت مسئلہ کشمیر کو ایجنڈا میں شامل کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا تھا